

مولانا زابد اللہ راشدی - ڈپٹی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء اسلام

جمعیت علماء اسلام کے وفد کے افغانستان کے محاذ جنگ کے بارے میں مشاہداتی تاثرات

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ایک وفد نے مارچ ۲۰۲۰ کے تیسرے ہفتے کے دوران افغانستان میں خوست کے محاذ جنگ کا دورہ کیا۔ وفد کی قیادت جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا زابد اللہ راشدی نے کی جب کہ باقی ارکان میں صدر سرحد کے سیکریٹری جنرل مولانا حمید اللہ جان، صوبائی سالار اعلیٰ قاری حضرت گل شاہ کرگوجرانوالہ، ڈوئین کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر غلام محمد، ہفت روزہ ترجمان اسلام کے مدیر سید احمد حسین زید، گوجرانوالہ جمعیت کے امیر مولانا عبدالرؤف فاروقی، نارووال ضلع سیالکوٹ کی جامع مسجد حنفیہ قاسمیہ کے خطیب مولانا محمد یحییٰ محسن، مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنما چوہدری غلام نبی اور گلپانہ ضلع گجرات کے ایک نوجوان چوہدری عبدالرشید شامل تھے۔

یہ دورہ حرکتہ المجاہدین کے امیر مولانا فضل الرحمن خیل کی دعوت پر کیا گیا۔ اور وہ بھی دورہ میں ساتھ رہے۔ وفد نے ۲۱ مارچ کا دن میراں شاہ میں گزارا اور حرکتہ المجاہدین کے مرکز کا معائنہ کرنے کے علاوہ حزب اسلامی کے کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ منبع العلوم کو دیکھا اور حزب اسلامی کے دفاتر کا دورہ کیا۔ وفد کا پروگرام مولانا جلال الدین حقانی سے ملاقات کا بھی تھا۔ لیکن مولانا حقانی باڑی کے محاذ پر گئے ہوئے تھے جہاں وہ روز قبل مجاہدین نے حملہ کر کے دشمن کے تین مورچے فتح کئے تھے اور نصف صد کے لگ بھگ سپاہیوں کو گرفتار کیا تھا۔

جمعیت کا وفد ۲۲ مارچ کو میراں شاہ سے ٹراور پہنچا اور حزب اسلامی کے مرکز کا معائنہ کرنے کے علاوہ مرکز کے کمانڈر ضابطہ اکبر شاہ سے جہاد افغانستان کی تازہ ترین صورت حال پر بات چیت کی جناب اکبر شاہ پہلے افغانستان کی سرکاری فوج میں کیپٹن تھے لیکن جہاد افغانستان کے آغاز میں ہی مجاہدین کے ساتھ آئے اور گزشتہ آٹھ برس سے ان کے ساتھ مسلسل خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

وفد کے ارکان نے ٹراور سے راغبیلی تک سفر پیدل کیا اور خوست شہر کے بالکل متصل پہاڑ کی چوٹی پر مجاہدین کے مورچے اور اس کے قریب مرکز میں دو دن بسر کئے۔ اس دوران راغبیلی کے مرکز میں مجاہدین کی تربیتی مشقیں دیکھیں اور علاقہ میں روسی طیاروں کی مسلسل بیماری سے پیدا ہونے والی ویرانی اور تباہی کا مشاہدہ کیا۔ ۲۴ مارچ کو وفد ہنوں پہنچا اور ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں دورہ کے تاثرات بیان کر کے لاہور واپس روانہ ہو گیا۔

وفد کے سربراہ مولانا زاهد الرشیدی نے دورہ کا مقصد جنیوا مذاکرات کے نتیجے میں ہونے والے مبینہ سمجھوتہ کے پس منظر میں محاذ جنگ پر یہ سرپیچا رہ مجاہدین کے تاثرات و احساسات معلوم کرنا تھا اور ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ مجاہدین پر ان مذاکرات اور معاہدہ کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اور وہ اس سے بالکل بے نیاز ہو کر مکمل فتح تک جنگ جاری رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ مجاہدین کے نزدیک مکمل فتح کا مطلب صرف روسی افواج کی واپسی نہیں بلکہ کابل میں ایک مکمل اسلامی حکومت کا قیام ہے جس کے بغیر مجاہدین ہتھیار رکسنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں۔ ہم جب نثار اور کے مرکز میں پہنچے تو وہاں مہمان خانے میں ایک کیبنڈر لٹکا ہوا تھا جس پر حزب اسلامی افغانستان کے امیر مولوی محمد یونس خالص کا یہ مقولہ درج ہے اور یہ مقولہ مجاہدین کے موقف اور عزم کا صحیح آئینہ دار ہے۔ مقولہ فارسی میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

”ایک مکمل اسلامی حکومت کے قیام کے بغیر ہتھیار ڈالنا خودکشی کے مترادف ہو گا“

جنیوا مذاکرات کے پس منظر میں ایک اہم سوال لوگوں کے ذہنوں میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ اگر سمجھوتے پر دستخط ہو گئے اور امریکہ و دیگر حمایتی ممالک نے مجاہدین کی امداد بند کر دی تو پھر جہاد افغانستان کے مستقبل کیا ہو گا اور مجاہدین اس جنگ کو فوجی امداد کے بغیر کیسے جاری رکھ سکیں گے۔

یہ سوال ہمارے ذہنوں میں بھی تھا اور ہم نے یہ سوال صائبہ اکبر شاہ اور دیگر مجاہدین سے کیا اس کے جواب میں انہوں نے جذبات کا اظہار کیا اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

☆:- ہم نے جہاد کا آغاز امریکہ یا کسی اور طاقت کے کہنے پر اور ان کی امداد کے سہارے نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی پرانی رفلوں اور گھروں میں موجود ہتھیاروں کے ساتھ جنگ شروع کی تھی اور جب بیرونی طاقتوں نے دیکھا کہ ہم نے واقعی مزاحمت کر کے اپنا وجود تسلیم کر لیا ہے تو اس وقت یہ طاقتیں ہماری طرف متوجہ ہوئیں اگر ہم اس دور میں مسلح مزاحمت کر کے روسی جارحیت کے مقابلہ میں اپنا وجود دنیا سے منوا سکتے ہیں تو آج بھی بیرونی امداد کے بغیر جنگ جاری رکھنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہے۔

☆:- آج ہم تربیت، جنگی تجربہ اور اسلحہ کے ذخیرہ کے لحاظ سے پہلے سے کہیں بہتر پوزیشن میں ہیں۔ ہمارے پاس اسلحہ کے جو موجودہ ذخائر ہیں ان کے ذریعہ مزید ایک رفل ملے بغیر بھی ہم موجودہ جنگ کو مزید پانچ سال تک جاری رکھ سکتے ہیں اور پھر ہمارے پاس اسلحہ کی جو مقدار ہے اس میں ایک اچھا خاصا حصہ اس اسلحہ کا ہے جو ہم چچا پھ مار حملوں کے ساتھ دشمن سے چھینتے ہیں۔ یہ خدائی امداد ہے اسے تو کوئی عالمی طاقت بند نہیں کر سکتی۔

☆:- اور اصل بات یہ ہے کہ ہماری یہ جنگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے اور جہاد میں انحصار اسباب اور ہتھیاروں پر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور نصرت پر ہوتا ہے۔ اگر ہم ہتھیاروں کی طرف دیکھتے تو جہاد کا آغاز ہی نہ کرتے ہم نے اپنا شرعی فریضہ سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امداد کے سہارے پر جہاد کا آغاز کیا اور اللہ پاک نے مدد فرمائی۔ وہ اللہ جنیوا سمجھوتے کے بعد بھی موجود رہے گا۔ اور ہماری اس مدد پر قادر ہو گا اس لئے ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ بڑی طاقتوں کی پروا کئے بغیر مکمل فتح تک ہماری جنگ جاری

رہے گی اور کابل پر اسلامی حکومت کا پرچم ابلے بغیر ہم جنگ بند نہیں کریں گے۔

مولانا ابدال راشدی نے کہا کہ افغان مجاہدین کی طرف سے ان جذبات اور عزائم کے اظہار کے بعد ہمیں اس بات پر پوری طرح شرح صدر حاصل ہو گیا ہے کہ بڑی طاقتوں کی سامنا باز اور جلیو انداکرات کے نتیجے میں ہونے والا کوئی بھی سمجھوتہ افغان مجاہدین کی جدوجہد پر اثر انداز نہیں ہوگا اور بالآخر کابل پر افغان مجاہدین کی اسلامی حکومت قائم ہو کر رہے گی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بعض سیاسی عناصر افغانستان کی جنگ کو امریکہ اور روس کی جنگ قرار دے کر جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے مسلسل پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ لیکن افغان مجاہدین نے جلیو انداکرات کے حوالہ سے امریکہ اور روس دونوں کے موقف کو مسترد کر کے عملیہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کی جنگ امریکہ کی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے وطن کی مکمل آزادی اور ایک نظریاتی اسلامی حکومت کے قیام کے لئے لڑ رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے پاک افغان سرحد سے خوست کے قریب پہاڑی مورچوں تک جو سفر کیا ہے اس میں دو باتیں بطور خاص نوٹ کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس علاقہ میں سرکاری فوجوں یا عملہ کا دور دور تک کوئی نشان نہیں ملتا۔ بلکہ خوست شہر اور چھاؤنی کے چاروں طرف پہاڑیوں اور راستوں پر مجاہدین کا مکمل قبضہ اس حقیقت کی شہادت دے رہا ہے کہ چند شہروں اور چھاؤنیوں کے علاوہ پورا افغانستان مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ اور دوسری بات ہمارے مشاہدہ میں یہ آئی ہے کہ میدانی لڑائی میں مجاہدین کو سرکاری فوجوں پر بالادستی حاصل ہے۔ خوست چھاؤنی مجاہدین کے محاصرہ میں ہے۔ کوئی زمینی راستہ سرکاری فوجوں کے پاس نہیں ہے۔ طیاروں کے ذریعہ راشن وغیرہ کی سپلائی ہوتی ہے۔ حیدرے بھی رات کی تاریکی میں تاریک رن وے پر اترتے ہیں۔ یہ رن وے ہمارے مورچے سے صاف نظر آ رہا تھا۔ اور نصف شب کے قریب مورچہ پر پہرہ دینے والے نوجوانوں نے تاریکی میں اترنے اور سامان اتار کر پروانہ کرنے والے طیارہ کو بھی دیکھا۔ پہاڑ کی چوٹی سے ایک طرف دھڑا فاصلے پر میراں شاہ کی روشنیوں جگمگاتی ہوئی نظر آ رہی تھیں اور دوسری طرف اسی پہاڑی کے دامن میں آباد خوست شہر مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا ویرانی کا منظر پیش کر رہا تھا۔

جس مورچہ میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہ پہاڑ کی چٹانوں کو تراش کر اس کے اندر غاریں بنایا گیا ہے وہاں سے مجاہدین نے ہماری موجودگی میں مارٹر توپ سے کئی گولے خوست چھاؤنی پر پھینکے۔ اس کے بعد دو اور مورچوں سے بھی مجاہدین نے چھاؤنی پر گولے برسائے۔ یہیں یقین تھا کہ اس کے جواب میں ہم پر شدید گولہ باری ہوگی۔ لیکن ہمارے میزبانوں نے کہا کہ آرام سے عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائیں۔ کچھ بھی نہیں ہوگا اور واقعہ ہم ساری رات آرام کی نیند سے سوئے رہے اور گولہ باری کا جواب ایک گولی کی صورت میں بھی ہماری طرف نہیں آیا۔

روسی افواج اور کابل انتظامیہ کی سرکاری فوجوں کے پاس افغان مجاہدین کے خلاف ایک ہی مؤثر اور کارگر ہتھیار ہے اور وہ ہے فضائیہ جس کے متبادل مجاہدین کے پاس نہیں ہے۔ سرکاری طیارے مجاہدین پر بمباری کرتے ہیں بلکہ ان کی مسلسل اور وحشیانہ

مباری نے پورے افغانستان کو کھنڈ راست میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہیں راستہ میں متعدد بستیاں ملیں لیکن ایک بھی آباد نہیں تھی اور بیشتر مکانات مباری کی وجہ سے زمین بوس تھے۔ روسی طیاروں کی اس وحشیانہ مباری نے نہ صرف آبادیوں کو بلکہ جنگلات کو بھی جھلسا دیا ہے۔ اور پہاڑوں کا مضبوط پھونٹوں کو پرزے پرزے کر دیا ہے۔ ہم جس روز راغبیلی کے مرکز میں مجاہدین کی تربیتی مشقیں دیکھ رہے تھے اس وقت اچانک ۸ طیارے فضا میں نمودار ہوئے۔ مجاہدین کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق ہم زمین پر اوندھے منہ لیٹ گئے۔ چاروں طرف سے طیارہ شکن توپیں گرجنے لگیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ طیارے تراور کے قریب بلندی سے بم برساکر چلے گئے۔ اس مباری میں ایک مجاہد شہید اور چھ زخمی ہوئے۔

کابل انتظامیہ کی یہی فضائی قوت ہے جس کی وجہ سے مجاہدین کے لئے شہروں اور میدانی علاقوں میں قبضہ کو برقرار رکھنا مشکل ہے ورنہ وہ کئی بار ان علاقوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور میدانی جنگ میں سرکاری فوجوں کو شکست دے چکے ہیں اگر مجاہدین کے پاس فضائیہ کا کوئی متبادل انتظام ہوتا تو یہ جنگ آج سے کئی سال پہلے ان کی مکمل فتح کی صورت میں انجام پذیر ہو چکی ہوتی۔ مجاہدین کے پاس طیارہ شکن توپیں اور سٹار میزائل موجود ہیں اور وہ انہیں کامیابی کے ساتھ استعمال بھی کرتے ہیں جس سے ان کے نقصانات کا تناسب خاصا کم ہو گیا ہے اور روسی طیارے اب نزدیک آنے کی بجائے خاصی بلندی پر پرواز کرتے اور بم پھینکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سرکاری فوجوں کا یہی ایک ہتھیار ہے جو مجاہدین کے خلاف اب بھی مؤثر اور کارگر ہے۔

مولانا زاہد راشدی نے کہا کہ پاکستان کے بعض سیاستدان کابل انتظامیہ کی دعوت پر کابل گئے اور واپس آکر انہوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے افغان مجاہدین کا کوئی وجود نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی گولی کی کوئی آواز سنی۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہوائی جہازوں پر سفر کرنے اور فائینوس مار ہونٹوں میں ٹھہرنے کی بجائے میرے ساتھ چلیں۔ میں انہیں خوشست، ارگون اور چاچی کے محاذوں پر لے جاتا ہوں اور پیدل سفر میں اس جنگ کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ جو آج بھی جاری ہے۔ اور اسی جنگ نے روس کو مجبور کیا ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنی فوجیں واپس لانے کا بار بار اعلان کر رہا ہے۔

جمہیتہ کے وفد کے قائد نے پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ بیرونی لابیوں کے یک طرفہ پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوں اور مکمل یک جہتی کے ساتھ افغان مجاہدین کی بھرپور حمایت کر کے جہاد کے شرعی فریضہ کے احیاء اور افغانستان میں ایک مکمل اسلامی حکومت کی تشکیل کے اس تاریخی عمل میں مؤثر اور یادگار کردار ادا کریں۔

خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں!